

## نظام حیات کا بگاڑ: اصل و جہ

ہماری قوم کا بھی کچھ عجیب حال ہے۔ جب بھی مغرب سے اسلام کے کسی نظریے کی تائید ہو جاتی ہے تو لوگ اُسے بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ اور پھر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مغربی تہذیب میں بس یہی ایک بیماری ہے جس کو مغربی حکیم نے بیان کر دیا ہے اور اسلام کے شفاخانے سے حاصل کی ہوئی دوائی کا ایک گھونٹ مغربی نظامِ اجتماعی کو بالکل تدرست و لوانا کر دے گا۔ کچھ اسی قسم کا معاملہ آج کل شود کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔ لاڑکنپر اور اس کے ساتھیوں نے سودکی ریشد دو انسیوں کو طشت از بام کیا ہے، اس سے بعض مفکرین نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ بس یورپ کے معاشی عدم تو اوزان اور بحران کا واحد سبب یہی ہے اور اگر یہ کائنات کے پہلو سے تکل جائے تو پھر مریض رو بصحبت ہو گا۔ مگر آپ یقین کریں کہ اس لعنت کو ختم کرنے کے بعد بھی یورپ کا یہی حال رہے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو تہائی شود اور نہ کوئی دوسرا ایک محرك اس تباہی کا ذمہ دار ٹھیکریا جاسکتا ہے۔ ان کی حیثیت تو ذرائع کی سی ہے جن کو مغربی تہذیب کے معماروں نے اپنی زندگی کی تعمیر میں استعمال کیا ہے۔ یورپ کی بربادی، اور اس کے ساتھ ہماری تباہی کا اصل سبب وہ تمکنی ذہنیت (acquisitive mentality) ہے جسے تہذیب جدید نے نہایت ہی شدت کے ساتھ اپنے پرستاروں میں پیدا کیا ہے۔ سو تو اس ذہنیت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ جب تک اس مادہ پرستانہ ذہنیت کو بدل کر ایک خدا پرستانہ ذہنیت پیدا نہیں کی جاتی، حالات کا درست ہونا بالکل ناممکن ہے۔ آپ جتنا غور کریں گے اتنا ہی اس حقیقت کو درست پائیں گے۔ یورپ کے نظامِ حیات کے بگاڑ کی وجہ یہ ہے کہ انسان نے خدا کو چھوڑ کر پونڈ اور ڈال کو بنا رہ تسلیم کیا ہے۔ اسی بنا پر اس کے ہاں ذی روح انسانوں کی قیمت گرفتاری ہے، مگر بے جان دھاتوں کی قدر بڑھ رہی ہے۔ (رسائل و مسائل، عبدالحمید صدقی، ترجمان القرآن، جلد ۲، عدد ۱، ربیعہ ثانی ۱۴۳۷ھ، اپریل ۱۹۵۳ء، ص ۲۵-۲۶)